

زندگی میں
والدین
کی اہمیت

# عظمتِ والدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَكَ الْحَمْدُ يَارَبَّ الْعٰلَمِينَ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ.

أما بعدُ:

فأعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا.

(پ: ۵،س: النسا،آیت ۳۶)

آمنت باللہ، صدق اللہ العظیم وصدق رسوله النبي الکریم ونحن علیٰ ذلك لمن الشاهدين والشاکرین والحمد للہ رب العلمین.

ماں کی الفت جگر میں بسا لیجیے　　باغ فردوس میں گھر بنا لیجیے
دور گھر سے جہاں جس جگہ بھی رہیں　　رات دن اپنی ماں کی دعا لیجیے
دل نہ ٹوٹے کبھی تیرے ماں باپ کا　　اُن کو خوش کر کے جنت کما لیجیے
ماں ہو راضی تو راضی رہے گا خدا　　اُن کی خدمت سے رب کو منا لیجیے
چوم کر ماں کے قدموں کو اے دوستو!　　اپنا دونوں جہاں جگمگا لیجیے

اُن کی نظرِ کرم سے تبارکؔ حزیں
اپنا سویا مقدر جگا لیجیے

(تبارک میاں قادری)

حضرات گرامی! بڑی تیزی کے ساتھ تلاوت کردہ آیت کریمہ سے میں آپ کو قریب کرنا چاہتا ہوں۔ گفتگو کا آغاز ہو، ازیں قبل جھوم کر سردار مدنی، تاجدار مکی، دونوں عالم کے طبیب، رب

کے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ ناز میں درود شریف کا ورد کرلیا جائے۔ صلی اللہ علیٰ محمد ﷺ

حضرات محترم!

عصر حاضر میں اخلاق وعادات میں ایسے بگاڑ پیدا ہوچکے ہیں کہ پہلے زمانے میں اس کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا تھا۔ بہت سے ایسے طور طریقے جو انسانی نقطۂ نگاہ سے اچھے اور مستحسن قرار دیے جاتے تھے ان میں بھی ایسی خرابیاں پیدا ہوچکی ہیں جن کی اصلاح کی سخت ضرورت ہے۔ انھیں خرابیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ماں باپ کے ساتھ نافرمانی اور بدسلوکی عام ہوتی جارہی ہے، تعلیم یافتہ لوگ بھی چاہے وہ اسکولوں کے پڑھے لکھے ہوں یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کے، اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک یا اچھا برتاؤ نہیں کرتے بلکہ کتنے ایسے ہیں جنھیں ماں باپ کی نافرمانی اور حکم عدولی میں کسی بُرائی کا احساس تک نہیں ہوتا۔

ایک زمانہ وہ تھا کہ باپ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے قربان گاہ کی طرف لے کر چلا تو بیٹا خوشی خوشی باپ کے ساتھ چل پڑا، بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے زمین پر لٹانا چاہا تو بیٹا بلا تامل لیٹ گیا، یہاں تک کہ باپ نے اپنے عزیز بچے کی گردن پر چھری چلادی، لیکن بیٹے نے اپنی زبان سے اف تک نہیں کہا۔

یہ فیضان نظر تھا، یا کسی مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آدابِ فرزندی

اور آج کا عالم یہ ہے کہ باپ کی اطاعت شعاری میں قربان ہوجانا تو بڑی بات ہے، عام طور پر ان کی نافرمانی میں جھجک بھی محسوس نہیں کی جاتی ہے حتیٰ کہ ان کے حکم کو اپنے لیے خلاف شان، بلکہ باعث ننگ وعار تصور کیا جاتا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر ظلم وتعدی یہ کہ ماں باپ کو گالیاں دی جاتی ہیں، ان کے ساتھ بدکلامی سے پیش آنا اور طرح طرح کی ان پر مصیبتیں ڈھانا عام بات ہے۔ آج سے چودہ سو برس پہلے مخبر صادق حضور رحمت عالم ﷺ نے قیامت کی ایک نشانی یہ بتائی تھی ”أَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ وَعَقَّ أُمَّهٗ“

(مشکاۃ ص ٤٧٠ باب اشراط الساعة)

ترجمہ: مرد اپنی عورت کا فرماں بردار ہو گا اور ماں (باپ) کا نافرمان۔

آپ کی اس پیشن گوئی کا ایک ایک حرف اور ہر ہر نقطہ نئی تہذیب کی اس لعنت پر منطبق ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ اس کی صداقت و سچائی اس طرح سے نمایاں ہے کہ جیسے پیش گوئی کے وقت نگاہ نبوت ان حالات کا مشاہدہ کر رہی تھی۔ روز مرہ کے واقعات شاہد ہیں کہ اس دور جدید کی اولاد الاماشاءاللہ ماں باپ کی نافرمانی اور دل آزاری کے ہر کام کرنا تو گوارا کر لیتی ہے لیکن بیوی کی نیاز مندی میں ذرہ برابر بھی کوتاہی گوارہ نہیں ہوتی، حالاں کہ اسلام کی تعلیمات کی رو سے اللہ و رسول کے بعد ماں باپ دنیا میں سب سے زیادہ اعزاز و تکریم، ادب واحترام اور حسن سلوک اور اچھے برتاؤ کے حقدار ہیں۔ (عظمتِ والدین)

پیار و ممتا کی حسیں مورت ہے میری ماں
گلشن عشق و وفا کی نکہت ہے میری ماں
ساری بہاریں خود سے میرے گھر میں آگئیں
لگتا ہے ایسا باغِ جنت ہے میری ماں

(تبارک میاں قادری)

## ماں باپ کی تعظیم و تکریم کے متعلق آیات واحادیث ملاحظہ ہوں

اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ (پ: ۱۵، س: بنی اسرائیل، آیت: ۲۳)

ترجمہ: اگر تیرے سامنے ماں باپ میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ”ہوں“ بھی نہ کہو اور نہ انھیں جھڑکو اور ان سے ادب واحترام سے بولو اور ان کے لیے عاجزی واطاعت کا بازو محبت و نرم دلی سے بچھا دو اور دعا کرو کہ اے میرے پروردگار! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا انھوں نے بچپنے میں مجھے (شفقت و رحمت سے) پالا ہے۔

ان آیات میں پورے ادب واحترام کے ساتھ ماں باپ کی فرماں برداری کے لیے فرش راہ

بنے رہنے کی تاکید فرمائی گئی ہے اوران کی کسی بھی بات پر "اف" تک کہنے سے منع فرمادیا گیا ہے، ہوسکتا ہے کہ بیٹے کے اس لفظ سے ان کے دل پر کچھ ٹھیس پہنچ جائے۔ تکلیف دہ باتوں میں اس سے کم تکلیف والی کوئی بات نہیں ہے، اگر کوئی بات اس سے بھی کم تکلیف والی ہوتی تو خدائے پاک اس سے بھی منع فرمادیتا۔

فرمان مصطفیٰ ہے بھلایا نہ کیجیے
ماں باپ کو کبھی بھی ستایا نہ کیجیے

(تبارک میاں قادری)

## احادیث:

حضرت ابو دردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے ایک مسئلہ دریافت کیا کہ میری ماں مجھے بیوی کو طلاق دینے کا حکم دے رہی ہیں؛ میں اسے طلاق دوں یا نہیں؟ حضرت ابو دردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:

"اَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى البَابِ، أو ضَيِّعْ.

(مشكاة شريف ص٤١٩ باب البر والصلة)

ترجمہ: باپ جنت کے دروازوں میں بیچ اور اوسط کا دروازہ ہے۔ لہٰذا اگر چاہو؛ اس دروازہ کی حفاظت کرو اور چاہو تو برباد کردو۔

دروازے سے مراد جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے۔ اور اوسط یا بیچ سے مراد عمدہ و بہتر ہے کہ بیچ کی چیز عمدہ ہی ہوا کرتی ہے۔ تو ارشاد نبوت کا مطلب یہ ہوا کہ جو نیک کام جنت میں لے جانے کا ذریعہ ہیں ان میں عمدہ و بہترین ذریعہ ماں باپ کی خوشنودی اور رضا جوئی ہے۔ تو اے مخاطب! تجھے اختیار ہے کہ بیوی کو طلاق دے کر ماں کو خوش کرلے اور باغ جنت کا حقدار ہوجا یا بیوی کے لیے ماں کو ناراض کر کے جنت اپنے ہاتھوں سے گنواں دے اور نامراد ہوجا۔

(ماخوذ از اشعۃ اللمعات ص:۱۰۵، ج:۴)

## نصیحت آموز واقعہ:

حضرات محترم! ایک مرتبہ ہارون رشید نے ایک لڑکا اور اس کے والد کو قید خانہ میں بند

کر دیا اور وہ آدمی گرم پانی سے وضو کرنے کا عادی تھا۔ مگر داروغۂ جیل نے منع کر رکھا تھا کہ کوئی جیل میں آگ روشن نہ کرے۔ اس لڑکے نے قید خانہ کی قندیل پر پانی گرم کر کے والد کو پیش کیا۔ جب داروغۂ جیل کو پتہ چلا تو اس نے قِندیل بلندی پر لٹکا دیا۔ دوسری رات لڑکے نے پانی کا برتن اپنے دل پر رکھا، حرارت قلبی وجسمانی سے پانی قدرے گرم ہو گیا، والد نے دریافت کیا پیارے! اس کو تو نے کس طرح گرم کیا؟ جواب دیا: ابو جان! اپنے دل پہ رکھ کے گرم کیا، تو والد نے دعا کی اے میرے معبود! میرے بیٹے نے جو خدمت کی ہے اس کے بدلے اس پہ جہنم کی آگ حرام کر دے۔

(نزهة المجالس،ج:۱،ص:٦٣٢)

حضرات محترم! ہمیں اس واقعہ سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے اور ہمیشہ والدین کی خدمت کرنی چاہیے اور ان سے مؤدبانہ عرض کرتے رہیں کہ آپ رب کے حضور دعا فرما دیجیے کہ اللہ میری خطاؤں کو معاف کر دے۔ اس لیے کہ جب کوئی اولاد رات کی تاریکی میں اپنی والدہ کی خدمت کرتی ہے اور عرض کرتی ہے میری امی جان! آپ بھی میری غلطی کو بھول جائیں اور رات کے سناٹے میں ماں آنچل اٹھا کر دعا کرتی ہے میرے پروردگار! میرے بیٹے نے اولاد ہونے کا حق ادا کر دیا ہے، مولیٰ اس کی خطاؤں کو معاف فرما تو رب کی رحمت یہ نہیں دیکھتی کہ یہ لڑکا کتنا بڑا خطاکار، کتنا بڑا گنہ گار ہے بلکہ رب کعبہ اس کی ماں کے سفید بالوں کو دیکھ کر اس بچے کی خطاؤں کو معاف فرما دیتا ہے۔

مسلمانو! ہمیشہ ماں سے دعا کی بھیک مانگتے رہو۔

پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہیے
تیرے آنچل کی ٹھنڈی ہوا چاہیے

## دل پذیر واقعہ:

رب تبارک وتعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: سمندر کی طرف جائیں اور وہاں عجیب وغریب منظر ملاحظہ کریں۔ آپ اپنے وزیر آصف کے ساتھ ساحل سمندر پر پہنچے مگر کوئی چیز نظر نہ آئی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے وزیر کو حکم دیا کہ سمندر میں غوطہ لگائیں۔ جب

انھوں نے سمندر میں غوطہ لگایا تو ایک عجیب وغریب گنبد نما عمارت دکھائی پڑی، اس عمارت میں چار دروازے ہیرے جواہرات یاقوت وموتی وغیرہا کے بنے ہوئے ہیں اور چاروں دروازے کھلے پڑے ہیں مگر پانی کا ایک قطرہ بھی اس کے اندر نہیں جاتا۔ حیرت بالائے حیرت یہ کہ پانی کی تہ میں موجود اس گنبد نما عمارت میں ایک حسین وجمیل نوجوان مصروف عبادت تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کے پاس جاکر اس کی کیفیت معلوم کی، تو وہ بیان کرنے لگا حضور! میرے والد اپاہج اور والدہ اندھی تھی، میں نے سات سال دونوں کی خوب خدمت کی۔ جس وقت موت میری والدہ کو اپنی آغوش میں لینے کے لیے تیار تھی اس وقت میری ماں نے دعا کی کہ الٰہی! میرے بیٹے کو عبادت کے لیے لمبی عمر عطا فرما، اسی طرح جب میرے والد گرامی موت سے قریب ہوئے تو انھوں نے بھی رب سے دعا کی، باری تعالیٰ! میرے بیٹے کو عبادت کے لیے ایسی جگہ عطا فرما جہاں شیطان کا گذر نہ ہو۔ ایک دن میں اس جانب نکلا تو اس گنبد نما عمارت پر نظر پڑی، میں اس کے اندر داخل ہوا اور مصروف عبادت ہوگیا۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کے حالات کے متعلق دریافت کیا تو اس نے کہا: ایک پرندہ ہے جو میرے خوراک کا اہتمام کرتا ہے، کوئی زرد سی چیز مجھے لا کر دیتا ہے جس میں دنیا کی تمام لذتیں مجھے ملتی ہیں، نیند، سردی، گرمی، اور غفلت وحشت میرے قریب نہیں آتیں۔ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے دریافت کیا کتنے سالوں سے اس میں مصروف عبادت ہو تو اس نے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے اب تک۔ حضرت سلیمان علیہ السلام فرما تے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے اب تک دو ہزار چار سو سال ہو چکے تھے لیکن اس کا ایک بال بھی سفید نہ ہوا تھا۔ پھر اجازت لے کر حضرت سلیمان علیہ السلام واپس ہوئے اور وہ نوجوان مصروف عبادت ہو گیا۔ (زینۃ المحافل، ترجمہ نزھۃ المجالس، ج:۱، ص:۶۳۴)

پتہ یہ چلا کہ والدین کی دعا رب تعالیٰ قبول ومنظور فرماتا ہے۔

نوجوانو! ہمہ وقت والدین کی خدمت کیا کرو اور اپنا مسکن باغ جنت میں بنایا کرو۔

## خدمت والدین کیا ہے؟

خدمت والدین کسے کہتے ہیں؟ کوئی حضور سیدنا بایزید بُسطامی علیہ الرحمۃ سے معلوم کرے۔

آپ فرماتے ہیں سردی کی وہ رات مجھے اچھی طرح آج بھی یاد ہے جب میری والدہ نے مجھ سے پانی طلب فرمایا تھا۔ جب میں پانی لے کر پہنچا اس وقت میری ماں سو چکی تھیں، گہری نیند میں تھیں۔ میری غیرت نے گوارانہ کیا کہ میں آپ کو نیند سے بیدار کروں۔ میں نے بہتر اور مناسب سمجھا کہ کھڑے ہو کر انتظار کر لیا جائے۔ جب آپ بیدار ہوئیں اور پانی طلب کیا تو فورا میں نے پانی پیش کیا۔ میری انگلی پر پانی کا ایک قطرہ گرا اور فوراوہ جم گیا۔ اس قدر سردی تھی کہ میں نے اس قطرہ کو ہٹانا چاہا تو اس جگہ کا چمڑا ہٹ گیا اور خون جاری ہو گیا۔ والدہ ماجدہ نے میری انگلی دیکھا اور فرمایا میرے لاڈلے یہ کیسے ہوا تو میں نے بیتی باتوں سے انھیں آگاہ کیا۔ آپ کا دست کرم دراز ہوا مولیٰ میں اس بچے سے راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا، میرے پروردگار! اس کی خطاؤں کو معاف فرمادے۔(نزھة المجالس،ج:۱،ص:۶۳۱،مکتبہ رضویہ)

سینے سے جس کے ماں کی محبت نکل گئی
سچ ہے کہ اس کے ہاتھ سے جنت نکل گئی

(تبارک میاں قادری)

حضرات گرامی! چند باتیں اور آپ کے درمیان رکھوں، ازیں قبل ایک مرتبہ اور بارگاہ رسالت میں درود شریف کا ورد کر لیا جائے۔ صلی اللہ تعالی علی محمد ﷺ

عشق ووفا کی دوستو مورت نہ ملے گی
ماں جیسی جہاں میں کوئی دولت نہ ملے گی
دیکھ کے والدین کی صورت جس کے دل میں گلاب کھل جائے
یہ ہے قول رسول کہ اس کو ایک حج کا ثواب مل جائے

(تبارک میاں قادری)

حضرات محترم! آج اکثر نوجوان شادی کے بعد والدین سے دوری اختیار کر لیتے ہیں اور بیوی سے نہایت ہی قریب ہو جاتے ہیں۔ نوجوان جب گھر سے کہیں سفر پہ روانہ ہوتا ہے تو پہلی فرصت میں اپنی ماں سے ایک مرتبہ ملاقات کرتا ہے سلام عرض کرتا ہے۔ مگر بیوی سے بار بار ملتا ہے اور کہتا ہے جان من! آپ رونا مت، فکر مت کرنا؛ میں بہت جلد آجاؤں گا۔ جب کہ رسول

پاک ﷺ کی حدیث مبارک ہے: ”جب کوئی نوجوان محبت بھری نگاہ سے والدین کی صورت کی زیارت کرتا ہے تو اللہ اسے ایک حج مقبول کا ثواب عطا فرماتا ہے۔“

میرے اسلامی بھائیو! کعبۂ معظّمہ کی زیارت عبادت ہے، روضۂ رسول ﷺ کی زیارت عبادت، قرآن کی زیارت عبادت، ”الحمد“ سے لے کر ”ناس“ تک کی سورت کی زیارت عبادت، قرآن کے ہر حرف کی زیارت عبادت اور ہر آیت کی زیارت عبادت ہے۔ میرے ساتھیو! جس طرح ان مقدس چیزوں کی زیارت عبادت، ٹھیک اسی طرح والدین کے مقدس و بابرکت چہرے کی زیارت بھی عبادت ہے۔

دیکھ کے والدین کی صورت جس کے دل میں گلاب کھل جائے
یہ ہے قول رسول کہ اس کو ایک حج کا ثواب مل جائے

(تبارک میاں قادری)

حضرات گرامی!

ماں کی چادر محبت اتنی حسین و جمیل ہے کہ اس کے حسن میں ساری کائنات گم ہو جائے۔ لیکن آج نوجوان اپنے والدین کی تعظیم و تکریم نہیں کرتے بلکہ گالیاں دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مگر قربان جاؤ اس رسول کائنات پر جس نے گالیاں سن کر بھی دعائیں دیں جنھوں نے والدین کی خدمت و عزت کرنے کا بہترین سلیقہ بتایا، جن کی حیات مبارکہ پوری دنیا ے انسانیت کے لیے نمونۂ عمل ہے، جن کی ادا ہمارے واسطے مشعل راہ ہے۔ وہ آخری رسول معلم کائنات ﷺ کس طرح ماں کا ادب واحترام کرتے ہیں، منبر شریف پر پیارے رسول ﷺ جلوہ گر ہیں، سامنے سے ایک خاتون کا گزر ہوا؛ میرے حضور فوراً تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے۔

سبحان اللہ سبحان اللہ!

مسجد سے نکلنے کے بعد غلاموں نے عرض کیا آقا! یہ کون خوش نصیب عورت ہے۔ جس کی تعظیم میرے آقا نے فرمائی؟ حضور نے مسکرا دیا۔ دیوانے مچل گئے۔ حضور کا عالم یہ تھا کہ جب وہ مسکرا دیں تو اندھیری رات میں نور کا سویرا ہو جائے، جب گیسوئے پاک کو لہرا دیں تو بادل کو پسینہ آجائے اور جھما جھم بادل برسنے لگے، چلیں تو راہ کے خار بھی مثل گلاب و جوہی بن جائے، اخلاق

کریمانہ کا جوہر لٹا دیں تو اغیار بھی اپنے بن جائیں۔ سرکار دوعالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: دیوانو! یہی تو میری امی حلیمہ ہے جس کا دودھ تیرے نبی نے بچپن میں پیا ہے۔ تو جاں نثاروں نے عرض کیا آقا! اگر آپ اجازت دیتے تو آپ کی امی جان سے آپ کا بچپنا سن لیتے۔ پھر کیا ہوا، بذات خود رحمت عالم ﷺ نے دست کرم سے بابرکت چادر بچھائی اور فرمایا: میری پیاری ماں! اس چادر پر بیٹھ کر میرا بچپنا سنا۔

مسلمانو! واقعہ سنانا میرا مقصد نہیں تھا بلکہ میرا اصل مقصد ماں کی تعظیم و توقیر کی طرف توجہ دلانا تھا۔

اللہ رب العزت ہم سب کو والدین کا ادب و احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، مولیٰ کریم ہم تمامی غلامان رسول کو شہر مدینہ کی حاضری نصیب فرمائے۔ بڑا خوش بخت ہے وہ شخص جو اپنے والدین کی زیارت اور مکۃ المکرمہ و مدینۃ المنورہ کی حاضری کے لیے اپنا قیمتی وقت اور محبوب سرمایہ صرف کرتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑا خوش نصیب شخص وہ ہے جو اپنے والدین کو اپنے ساتھ حج کے لیے لے جاتا ہے اور راستے میں ان کی خدمت کرتا ہے۔

حضرات گرامی! گفتگو کو لمبی نہ کرتے ہوئے بس میں اتنا ہی کہوں گا:

کہ ماں ہماری جنت ہے،
ماں ہماری رحمت ہے،
ماں ہماری نعمت ہے،
ماں پیار و وفا کی درپن ہے،
ماں عشق و الفت کی چمن ہے،
ماں مروت کا پھول ہے،
ماں قدرت کا شگفتہ گلاب ہے۔

وما علینا إلا البلاغ.

****